بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۳۱ اِخاء ۱۳۴۳ ہش ۔ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ اکتوبر ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو رات نیند آگئی تھی۔ اِس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

○ — قائد صاحب تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ اطلاع دیتے ہیں کہ اطفال الاحمدیہ کا انعامی تعلیمی امتحان اب ۱۲ نومبر ۱۹۶۴ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بشیر ہال میں ۹ بجے صبح زیر انتظام مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب ہوگا۔ اس میں ۹ تا ۱۴ سال کے بچوں کی دینی معلومات کا تحریری مقابلہ ہوگا۔ اول و دوم آنے والوں کو انعام ملے گا۔ اول کو سال بھر کی سکول کی فیس کے برابر اور دوم کو سال کی نصف فیس کے برابر انعام ملے گا۔ اس کا نصاب یہ ہے:۔

(۱) عبادات اور ان کی ضرورت قیمت ۳۷ پیسے

(۲) اخلاق اور ان کی ضرورت " ۳۱ "

(۳) رسالہ روزہ " ۲۵ "

انٹرویو اجتماع کے پہلے روز ہوگا جس کے وقت کا اعلان بعد میں ہوگا اس میں عام دینی معلومات کے متعلق زبانی سوالات ہوں گے۔

○ — مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا بڑا لڑکا سلمان احمد شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

○ — محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی تحریر فرماتے ہیں کہ عزیز محمد احمد مرحوم کا بچہ احمد طاہر سخت بیمار ہے اور بہت کمزور ہوگیا ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں اور عنقریب صبح صادق ہونیوالی ہے

مبارک وہ جو اُٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں

"اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے جو خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مُہر لگا دے اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو اُن کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے کہ اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اِسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ چلے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اُسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اُترتا ہے ..... ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں۔ اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں۔ جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اُس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں عنقریب صبحِ صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اُٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۶۲ء

پیشگوئی یضع الحرب اور ہماری ذمہ داری

ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے الامام المہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث کیا ہے اور آپ وہی ہیں جنکے متعلق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں اور جو آخری زمانہ میں دجال کو نمک کی طرح گلا دے گا اور اسلام کے مینار کو اونچا کر دے گا جو ثریا سے قرآن کریم کی تعلیمات کو پھر اتار یگا۔ لیکن جو یہ تمام کام صلح و محبت اور بغیر کسی قسم کے جبری طریقے استعمال کرنے کے سرانجام دیگا جس کے متعلق حدیث میں

یضع الحرب

کے الفاظ آئے ہیں یعنی جو جنگوں کو ختم کر دے گا۔

یہ ہمارا ایمان ہے اور ہر سچا احمدی اسی ایمان اور یقین کے ساتھ جماعت میں شامل ہے۔ اگر اس کا یہ ایمان اور یقین نہیں تو وہ احمدی نہیں ہو سکتا۔ اور ہر احمدی یہ بھی جانتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد جو کام اللہ تعالیٰ نے کیا تھا اس کو سرانجام دے کر آپ وفات پا چکے ہیں اور آپ کے بعد سلسلۂ خلافت جاری ہوا ہے جو قدرتِ ثانیہ کہلاتا ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار وضاحت فرمائی ہے ہر احمدی یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول تخم ریزی کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور جب وہ پوری پوری طرح کما حقہٗ تخم ریزی کر چکتے ہیں اور اپنے طور و طریق اپنے صحابہ رضؓ کو سکھا دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انکو وفات دے دیتا ہے اور آپ کے بعد رہنمائی کا کام ان کے خلفاء کے سپرد ہو جاتا ہے۔ اور یہ خلفاء ہی قوم کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان باتوں پر عمل کراتے ہیں جن کی تخم ریزی اللہ تعالیٰ کا فرستادہ کر چکا ہوتا ہے۔

یہ خلفاء دراصل اس کام کے کمانڈر ہوتے ہیں جس کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے ہیں اور جماعت جو وہ تیار کرتے ہیں وہ اس فوج کے سپاہی ہوتے ہیں جو وہ معرضِ وجود میں لاتے ہیں۔

جس طرح کوئی دنیوی تنظیم بغیر سربراہ کے نہیں چل سکتی اسی طرح کوئی روحانی جماعت بھی بغیر رہنما کے اجتماعی کام سرانجام نہیں دے سکتی۔ آپ مذاہب عالم کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں جب کہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ مبعوث ہوا ہے اس کے گرد سعید روحیں اکٹھی ہو گئی ہیں اور وہ اس سے روشنی لے کر آگے چراغ سے چراغ جلاتی چلی گئی ہیں۔ تمام الٰہی مذاہب اسی طرح اقوام میں اپنا کام کرتے رہے ہیں۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتِ احمدیہ کی تنظیم ترتیب دی ہے اور آپ کے وصال کے بعد اس جماعت کی قیادت آپ کی جگہ پہلے خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے رہے ہیں اور ان کے وصال کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما رہے ہیں۔ آپ جس شان اور جس کمال سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں ہم خود اس کے شاہد ہیں۔

بہرحال جماعت پہلے کی نسبت دس گنہ سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اور اسی نسبت سے جماعت کا حقیقی کام بھی بڑھتا چلا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے جہاں صرف ایک آدھ مبلغ کام کرتا تھا اب سینکڑوں مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جہاں پہلے شاید ایک بھی مشن بیرونی ممالک میں قائم نہیں ہوا تھا اب تمام دنیا کے کناروں پر بفضلِ خدا تعالیٰ احمدی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور یہ کہنا بجا ہے کہ احمدی مشنوں پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اسکے باوجود حقیقت یہ ہے کہ جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے ہم اس کام کو ابھی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں کر پائے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اب تک جو کام ہم نے کیا ہے وہ صرف اتنا ہی ہے کہ ہم کسی قدر یہ اندازہ لگانے کے قابل ہو گئے ہیں کہ کام کا بحرِ ذخار ہمارے سامنے پڑا ہے اور یہ احساس ہم میں پیدا ہو رہا ہے کہ جتنا کام زیادہ ہے اور جتنا احساس ہم میں پیدا ہوا ہے اتنی ہی ہماری وہ ذمہ داری بڑھ گئی ہے جو ہم نے احمدیت میں شمولیت کر کے اپنے کندھوں پر لی ہے۔

ہم نے جو کام کرنا ہے وہ صرف یہ نہیں ہے کہ ہم جماعت میں داخل ہو جائیں اور مان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے موعود مسیح کو مبعوث کر دیا اور بس یعنی ہمارا کام صرف یہ نہیں کہ ہم محض یہ تسلیم کر لیں کہ وہ انسان جو جنگوں کا دنیا میں خاتمہ کر دے گا دنیا میں آ چکا ہے۔ بے شک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ موعود ہیں جسکے متعلق احادیث میں یضع الحرب کے الفاظ آئے ہیں۔ مگر گو آپ تو اس کی کامل طور پر تخم ریزی کر چکے ہیں اور ہم کو بطور جماعت کے تنظیم دے کر ہمارے سپرد اس تخم کی جو آپ نے بویا ہے آبیاری کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور گو ہم کو آپ نے تنہا نہیں چھوڑا۔ ہم اس فوج کی طرح نہیں ہیں جس کا کوئی کمانڈر نہ ہو اور فوج تتر بتر ہو جائے۔ بلکہ آپ ہمیں ایک نظم میں پرو کر رخصت ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظم آپ کے خلفاء کی رہنمائی میں روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا ہے۔ تاہم اس کا مطلب نہیں ہے کہ ہم جو اس تسبیح کے دانے ہیں ہمارا کام کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ آخر وہ فوج کا کمانڈر وہ خواہ وہ کتنا ہی زیرک اور دانا ہو کیا کر سکتا ہے جس کی فوج بہادر اور شجاع نہ ہو۔ جس کی فوج اس کے حکم کے مطابق عمل نہ کرے۔ جس کی فوج اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نہ نبھا سکے۔ اسلئے جس طرح کمانڈر کا زیرک ہونا ضروری ہے اسی طرح اس کی فوج کا چست و چوبند ہونا بھی ضروری ہے تب کہیں جا کر میدانِ کارزار میں امورِ مہمہ سرانجام پا سکتے ہیں۔ جب تک فوج کا ایک ایک سپاہی میدان میں دلوانہ وار نہ کود پڑے فتح کی امید نہیں ہو سکتی۔ مگر جب فوج ایسی بن جائے تو فتح ان کے قدم چومتی ہے۔

سو ہم میں سے ہر ایک اس روحانی فوج کا سپاہی ہے جو امامِ وقت کی کمان میں دنیا سے جنگوں کا نام ونشان مٹانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور یقین کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مسبب الاسباب ہے اس زمانہ میں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ظاہری سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی برکت ہے کہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ زور آور حملوں سے اپنے مسیح کو کامیاب کر رہا ہے۔ آج جماعتِ احمدیہ جہاں یہ احساس رکھتی ہے کہ کام کا اتھاہ سمندر اسکے آگے پڑا ہے وہ یہ بھی جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مددگار رہے اور دنیا کی ذہنیت بدلتی جا رہی ہے اور وہ یضع الحرب کے آئیڈیل کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ چنانچہ آج ہر قوم یہ پکار اٹھی ہے کہ ہمیں امن چاہیئے ہم جنگ نہیں چاہتے۔ یہ معجزہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے کہ آپ نے دنیا کے ان حالات کا پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر صحیح صحیح اندازہ کر لیا تھا اور پکار پکار کر کہہ دیا تھا کہ میں امن کے طریق سے دنیا میں اسلام کو فتحیاب کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں اور وہ دن دور نہیں جب تمام دنیا اس جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے گی۔ چنانچہ آج تمام دنیا کا امن امن پکارنا اسی کی علامت ہے۔ اس کے باوجود یہ کام ابھی شروع ہی ہوا ہے۔ اور یہ ہمارا کام ہے کہ اس کام کو تکمیل تک پہنچائیں۔ دنیا گو امن امن پکار رہی ہے لیکن وہ سلامتی کے کنارے پر کشتیٔ نوحؑ کے بغیر نہیں پہنچ سکتی اور وہ کشتیٔ نوحؑ "جماعتِ احمدیہ" ہے اس سے ہر احمدی سوچے کہ اسکی کیا ذمہ داری ہے۔ یضع الحرب کی پیشگوئی کو تکمیل تک پہنچانا ہمارا کام ہے کسی اور کا کام نہیں ہے۔ نہ یہ کام مغربی اقوام کا ہے اور نہ مشرقی اقوام کا بلکہ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت کو ہر دل پر مسلط کر دیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں وہ ہتھیار ہم ہی ہیں جن کے ذریعہ یہ عظیم الشان فتح ہونی ہے۔

مگر کوئی فوج میدان میں کامیابی کے ساتھ نہیں لڑ سکتی جب تک وہ لڑنے کے طور و طریق نہ سمجھ لے اور ان میں پوری مشق نہ بہم پہنچا لے۔ اسلئے ہم جو حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی فوج ہیں ہم کو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق پوری پوری طرح تربیت حاصل کرنی ضروری ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری تربیت کے لئے جو مختلف تنظیمیں مقرر فرمائی ہیں ان میں اپنی اپنی عمر کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات یہ سب تنظیمیں اسی لئے ہیں کہ ہم ان میں شامل ہو کر جنگ کرنے کے وہ طریقے سیکھیں جو ہمارے مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں +

فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

(حضرت مسیح موعودؑ)

فرعونِ روس کا زوال

غلبۂ اسلام کیلئے بنیادی اینٹیں رکھی جارہی ہیں

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ روسی ہوا بازوں کی بلند اڑانوں کی وجہ سے مسٹر خروشچیف کا دماغ اتنا بگڑا کہ اس نے وہی نعرہ لگا دیا جو ساڑھے تین ہزار برس پیشتر فرعون مصر نے لگایا تھا۔ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرعون مصر سے کہا تھا کہ آسمان و زمین کا مالک ایک خدا ہے جسے تمام قدرتیں حاصل ہیں۔ اور جس کا حکم ذرّہ ذرّہ پر جاری ہے۔ یہ سنکر فرعون نے متکبرانہ انداز میں اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ پھر میرے لئے بلند محل تیار کرو۔ تا میں آسمانوں کے راستوں سے ہوتا ہوا موسےٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھ لوں۔ فرعون نے یہ تمسخر کیا تھا۔ اسے اپنے ساز و سامان اور اپنے اقتدار پر غرور تھا۔ وہ خود مدعیٔ الوہیت تھا اور آسمانوں کے خدا کا منکر تھا اور کہتا تھا کہ کہاں ہے وہ خدا؟ مجھے تو آسمانوں پر نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ نے فرعون کے تمسخر کا جواب یوں دیا کہ اسے حضرت موسےٰ اور اس کے کمزور ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے سمندر کی تہ میں غرق کر دیا۔ جب یہ حادثہ ہونے لگا اور فرعون موت کے منہ میں جانے لگا۔ تو شور مچا کر کہنے لگا۔

اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل

(سورۂ یونس ۹۱)

یُں اب خدائے واحد یگانہ پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنو اسرائیل ایمان رکھتے ہیں تب اللہ تعالےٰ نے اسے فرمایا۔

اٰلـٰٔن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین

تم اب ایمان لاتے ہو جبکہ ایمان لانے کا اصل وقت نہیں رہا۔ تم پیشتر ازیں تو نافرمانی کرتے رہے۔ اور ہماری ہستی کا انکار کر کے زمین میں فساد پھیلاتے رہے۔

فرعون مصر نے اپنی عالی شان عمارتوں کے بل بوتے پر قادر و قیوم خدا کی ہستی کا انکار کر دیا بلکہ اس کے وجود کے عقیدہ پر تمسخر اڑایا اور کہا کہ آسمانوں پر حدِ نظر تک تو کوئی خدا نظر نہیں آتا۔ تب خدائے ذوالجلال نے اسے سمندر کی تہ میں لے جا کر اپنی بے انتہا قدرتوں کا نظارہ کرایا۔ اسے بتایا گیا کہ تمہارے ایسے منکروں کو خدا یوں نظر آتا ہے۔ اور وہ یوں خدا کی قہری تجلی کا نشانہ بنتے ہیں۔ فرعون مصر کے جسم کو محفوظ کر دیا گیا تا وہ آنے والی نسلوں کے لئے نشان ہو اور لوگ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور جانیں کہ قادر مطلق خدا بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے آگے کسی بڑے سے بڑے جابر کو بھی دم مارنے کی جگہ نہیں خواہ وہ فرعونِ مصر ہی کیوں نہ ہو۔

گزشتہ چند سالوں سے ہر جگہ اشتراکی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کا طوطی بول رہا تھا۔ ایٹمی ہتھیاروں اور ہوائی پروازمیں غیر معمولی ترقی کے باعث روسی اشتراکیت نے فرعونیت کا جامہ پہن لیا تھا اور مسٹر خروشچیف نے برملا طنز کیا کہ ہمارے ہوائی جہاز آسمانوں سے ہو آئے ہیں۔ وہاں پر تو خدا کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس لئے خدا کے ماننے والے غلطی پر ہیں۔ اب تو دنیا میں اشتراکیت اور دہریت کا عروج ہوگا۔ اور ہستی باری تعالےٰ کا انکار ساری دنیا پر غالب آجائے گا۔ ۷ جولائی ۱۹۶۰ء کے اخباروں میں مسٹر خروشچیف کا جو بیان شائع ہوا تھا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ

”مَیں ساری دنیا پر اشتراکی جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اور مجھے اس وقت تک زندہ رہنے کی خواہش ہے۔ مجھے توقع ہے کہ میری اس تکمیل کا دن دُور نہیں۔“ (نوائے وقت لاہور مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۰ء)

مسٹر خروشچیف کے اس بیان پر سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے اسی وقت روزنامہ الفضل میں ایک غیرت مندانہ جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ مسٹر خروشچیف کی توقع کبھی پوری نہ ہوگی۔ اب آئندہ اشتراکیت نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام غالب آئیگا اور اسی کا بول بالا ہوگا۔ اس سلسلہ میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر فرمایا کہ

”اب مسٹر خروشچیف کو چاہیئے کہ اپنے بلند و بالا ولولوں کے ساتھ ان خدائی پیشگوئیوں کو بھی نوٹ کرلیں انسانی زندگی محدود ہے مسٹر خروشچیف نے ایک دن مرنا ہے۔ اور میں بھی اس دنیوی زندگی کے خاتمہ پر خدا کی ابدی رحمت کا امیدوار ہوں۔ مگر دنیا دیکھے گی اور ہم دونوں کی نسلیں دیکھیں گی کہ آخری فتح کس کے مقدر میں لکھی ہے۔ روس کا ملک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی دیکھ چکا ہے جو ان ہیبت ناک الفاظ میں کی گئی تھی کہ ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اب اسلام کے دائمی غلبہ اور توحید کی سربلندی کا وقت آرہا ہے اور دنیا خود دیکھ لے گی کہ مسٹر خروشچیف کا بول پورا ہوتا ہے یا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا ڈنکا بجتا ہے۔ بے شک ہم بے حد کمزور ہیں اور بالکل بے سرو سامان بلکہ پہاڑ کے سامنے گویا ذرہ کے برابر بھی نہیں مگر اسلام کا خدا بڑا طاقتور خدا ہے جو ہمیشہ سے کن فیکون کے نظارے دکھاتا چلا آیا ہے ...... یقیناً جو لوگ زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ خدا کے فضل اور نصرت سے اسلام دنیا بھر میں غالب ہو کر رہے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔“ (الفرقان اگست ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالےٰ کی عجیب قدرتوں کا نظارہ ہے کہ اتنے قلیل عرصہ میں مسٹر خروشچیف کو اچانک اور یکایک اقتدار سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اسے زندہ رہ کر خدا کی قدرت کا نظارہ کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ فرعون مصر نے اینٹوں کی عمارتوں پر چڑھ کر اللہ تعالےٰ کی ہستی پر تمسخر کرنا چاہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اسے سمندر کی تہ میں اپنی ہستی کا نظارہ کرایا۔ فرعونِ روس نے اقتدار کے ہوائی جہازوں کی بنا پر ذاتِ باری سے تمسخر کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اسے اقتدار کے جہاز سے محروم کر کے اور ذلیل و رسوا بنا کر اپنی قدرت کا نظارہ کرایا ہے۔

سچ سچ اسلام کا خدا بڑی قدرتوں کا مالک ہے اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی مگر اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ مسٹر خروشیف کا زوال اس زمانہ کے فراعنہ کے لئے ایک نشان ہے۔ اے کاش! لوگ کھلی آنکھوں سے خدا کے نشاناتِ قدرت کو دیکھیں۔

اللہ تعالےٰ اسلام کے غلبہ کے لئے مشرق و مغرب میں تغیرات پیدا کر رہا ہے اور دنیا کے اعلیٰ و ادنیٰ طبقات میں تبدیلی فرما رہا ہے۔ جلد وہ دن آنے والا ہے جب اسلام کا جھنڈا مشرق و مغرب میں لہراتا نظر آئے گا اور وہ تمام مقدسوں کی روحوں کے لئے مسرت و شادمانی کا وقت ہوگا۔ خدا اس دن کو جلد لائے۔ آمین

> دو باتیں زیر نظر رکھو اول خدا کا خوف (اور اس کی لامحدود طاقت) دوسرے انسان کی نیستی اور محدود علم) بڑے بڑے فلاسفر بھی آخر یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ ہم جاہل ہیں۔ انتہائے عقل ہمیشہ انتہائے جہل پر ہوتی ہے ..... خدا کی قدرتوں اور عجائبات کو محدود سمجھنا دانشمندی نہیں وہ ان کی ماہیت نہیں جانتا اور سمجھتا اور آسمانی باتوں پر دراندازی کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ہے
>
> تو کار زمیں را نکو ساختی
> کہ با آسماں نیز پرداختی
>
> انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔“ (حضرت مسیح موعودؑ)

محترم شیخ عبد الرحیم صاحب شرما مرحوم کے خود نوشت حالاتِ زندگی

محترم شیخ عبد الرحیم صاحب شرما مرحوم نے رسالہ اصحابِ احمد کے لئے اپنے جو حالات تحریر فرمائے تھے ان کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خاندانی حالات

خاکسار کا سابق نام کشن لعل تھا۔ والد صاحب کا نام پنڈت رلیارام ولد پنڈت منصدی رام ولد پنڈت گنیش داس ولد بھوانی داس ولد جوالا داس ولد گلزاری رام ساکن قصبہ ہنوڑ ریاست پٹیالہ قوم برہمن سارسوت گوت جھبا ہیں۔ والدہ صاحبہ کا نام جمنا دیوی تھا جو دیوی چند سب انسپکٹر پولیس قوم برہمن گوت بھاردواج ساکن سنور ریاست پٹیالہ کی لڑکی تھیں۔ ہمارے خاندان کا آبائی پیشہ پروہتی تھا۔ یعنی ہمارے خاندان کے افراد نسلاً بعد نسلٍ ہندوؤں میں بعض اقوام مثلاً درزی۔ دھوبی۔ ترکھان۔ چھیپے وغیرہ کے گل گرو یعنی پروہت یعنی پیر سمجھے جاتے تھے۔ ضلع لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ انبالہ کی مندرجہ بالا اقوام ہماری مرید تھیں۔ میرے والد صاحب نے دکانداری شروع کی۔ شاہی بنجوتی یعنی ساہوکارہ کرتے تھے۔ دادا صاحب حسبِ دستور پروہتی کرتے تھے۔ میرے والد صاحب کی خوش خلقی اور حسنِ معاملگی کی وجہ سے ان کا کاروبار خوب چل نکلا تھا۔ والد صاحب کی بازار سوا ہیال قصبہ ہنوڑ میں دکان تھی جو قصبہ بھر میں سب سے بڑی اور مشہور دکان سمجھی جاتی تھی۔

ولادت تعلیم اور شادی

میری پیدائش غالباً ۱۸۸۷ء یا ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔ ہمارا خاندان بالعموم ہندی اور سنسکرت کی تعلیم حاصل کرتا تھا۔ اردو اور انگریزی کی تعلیم حاصل کرنے کا رواج ہمارے خاندان میں نہیں تھا۔ میرے تایا سنہاری رام ٹھیکیدار تعمیرات ریاست پٹیالہ کے زور دینے پر میرے والد صاحب نے سب سے پہلے مجھے مروّجہ تعلیم دلوانی شروع کی۔ ابتدائی تین جماعتیں میں نے اپنے قصبہ کے سکول میں پاس کیں۔ پھر تایا صاحب کے اصرار پر تعلیم کے لئے والدہ صاحبہ مجھے پٹیالہ چھوڑ آئیں۔ چار سال وہاں تعلیم حاصل کرتا رہا ہمارے خاندان میں بچپن کی شادی کا رواج تھا۔ چنانچہ طالب علمی کے زمانہ میں ہی میری شادی کر دی گئی۔ اسی اثنا میں میرے والد صاحب بیمار ہو گئے میں ان کو دیکھنے کے لئے ہنوڑ آیا۔ والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ پھر میں تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔ ہمارے والدین کے ہاں آٹھ بچے پیدا ہوئے جن میں سے ہم دو بھائی اور ایک بہن زندہ رہے باقی بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔

اسلام کی طرف ہدایت کا سامان

میرے بھائی کی لاپرواہیوں اور غلط کاریوں کی وجہ سے ہمارے کاروبار میں خسارہ آنا شروع ہو گیا تھا۔ والدہ صاحبہ ہماری مربّی تھیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ بھائی کی اصلاح کی کوئی صورت نہیں رہی تو انہوں نے فرمایا کہ کشن! تم دکان کا کام چھوڑ دو اور کوئی ملازمت اختیار کر لو۔ میں ابھی چھوٹا ہی تھا اور ہمارے خاندان میں پہلے کبھی کسی نے ملازمت بھی نہ کی تھی۔ مجھ کو کچھ واقفیت نہ تھی کہ کہاں ملازمت تلاش کروں لیکن والدہ صاحبہ کی خواہش کی تعمیل میں میں اسی وقت ملازمت کی تلاش میں گھر سے باہر نکل گیا۔ ان دنوں ہمارے ہاں چونگی خانہ کا محکمہ نیا نیا کھلا تھا۔ نند کشور نامی ایک ہندو چونگی خانہ میں ملازم تھا میری اس سے کسی قدر واقفیت تھی۔ میں نے اس سے ذکر کیا کہ والدہ صاحبہ ملازمت کو کہتی ہیں مجھے کوئی ملازمت دلوا دو۔ اتفاق سے وہ چھٹی پر جا رہا تھا اور اپنی جگہ پر ایک آدمی دینا تھا۔ مجھے یہ بتا کر کہ وہ چونگی خانہ میں محرر ہے اپنی جگہ رکھوا دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ شخص چپڑاسی تھا۔ میری تنخواہ چار روپے ماہوار مقرر ہوئی۔ نند کشور کو باؤلے کتّے نے کاٹ لیا اور وہ مر گیا۔ میں اس کی جگہ پر کام کرتا رہا۔ یہ ملازمت میری ہدایت کا موجب ہوئی چونگی خانہ میں ایک احمدی منشی عبد الوہاب صاحب محرر تھے۔ وہ ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے۔ منشی صاحب صوفی منش آدمی تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد دار البیعت لدھیانہ میں رہتے تھے۔ افسوس تقسیم ملک کے بعد لاہور آ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے آمین (بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ صحابہ میں مدفون ہیں)۔ ملازمت کے دوران میں مجھ کو اکثر ان کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہوتا تھا تبلیغ کا ان کو بہت شوق تھا مجھ کو بھی وہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ان کا طریق تبلیغ یہ تھا کہ وہ ہندو مذہب کا ایک نقص ظاہر کر کے اس کے مقابلے میں اسلام کی خوبیاں بیان کرتے تھے۔ مثلاً جب وہ بُت پرستی کی مذمت کرتے تھے تو ساتھ ہی توحید کی خوبیاں بھی بیان کرتے تھے اور دلائل سے موازنہ کرتے تھے۔ میں اپنی سمجھ کے مطابق بحث مباحثہ کرتا تھا لیکن ابتداء سے میری طبیعت میں یہ بات تھی کہ جو بات مجھ کو درست معلوم ہوتی تھی اس پر میں خاموش ہو جاتا تھا۔

کیا خدا واقعی دعائیں سنتا ہے؟

جب ہماری اس گفتگو کا چرچا چونگی خانہ میں ہوا اور منشی عبد الوہاب صاحب رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو ان کو مزید شوق ہوا کہ مجھ سے وہ مذہبی امور پر باتیں کریں۔ چنانچہ ان سے اکثر مذہبی گفتگو ہوتی۔ وہ بہت پیار اور محبت سے مجھ کو تبلیغ کرتے۔ ان کی صحبت سے رفتہ رفتہ مجھ پر ہندو مذہب کے نقائص اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوتی گئیں۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید اور عظمت کا اثر میرے دل پر ہونے لگا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ ہستی ہے جو اس کو پکارتا ہے وہ اس کی سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔ پھر منشی صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابیں دکھانا شروع کر دیں۔ اخبار بدر اور الحکم ان کے پاس آیا کرتے تھے ان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ بتازہ الہام بھی درج ہوتے تھے۔ وہ اکثر میں پڑھا کرتا تھا۔ انہی دنوں مجھے بعض مقاصد درپیش تھے میں نے سوچا کہ مسلمان کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سنتا ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے، چلو آزما کر دیکھیں کہ کیا واقعی اسلام کے طریق پر دعا کرنے سے خدا سنتا ہے؟

ہندو ہونے کی حالت میں نماز

میں نے منشی عبد الوہاب صاحب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے نماز سکھائیں۔ میں آپ کے طریق پر اپنے بعض مقاصد کے لئے دعا کرنا چاہتا ہوں میں نے مقاصد تو ان کو نہیں بتائے تھے البتہ نماز ان سے سیکھنی شروع کر دی۔ گو میری زبان پر عربی عبارت نہ چڑھتی تھی تاہم اچھی بُری میں نے سیکھ ہی لی اور ترجمہ بھی سیکھا اور چھپ کر اپنے طور پر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ میرے گھر والوں دفتر کے ملازموں حتّٰی کہ منشی عبد الوہاب صاحبؓ کو بھی اس بات کا علم نہ تھا کہ میں نے نماز پڑھنی شروع کر دی ہے۔ صرف فقیر محمد سپاہی کو جو میرے ساتھ چونگی پر کام کرتا تھا میں نے اپنا ہمراز بنایا ہوا تھا۔ نماز کے لئے میں نے دو جگہیں مخصوص کر رکھی تھیں۔ دن کی نمازیں میں اسی چونگی کے ایک کمرہ میں جو کہ ذرا علیحدہ تھا اور لوگوں کی آمد و رفت وہاں نہ ہوتی تھی۔ کواڑ بند کر کے پڑھتا تھا اور فقیر محمد کو تاکید کر رکھی تھی کہ اگر کوئی ہندو ادھر آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ فقیر محمد خود نماز نہ پڑھتا تھا مگر یہ دیکھ کر کہ ایک ہندو نماز پڑھتا ہے اسے شرم آئی اور وہ بھی نماز پڑھنے لگ گیا اور بعد میں احمدی بھی ہو گیا تھا۔ رات کی نمازوں کے لئے میں نے گھر میں ایک جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ ہمارا مکان پرانی وضع کا تھا۔ سب کمروں کے پیچھے ایک اندھیری کوٹھڑی ہوتی تھی اس کے ایک کونہ میں کواڑ بند کر کے میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ نمازوں کے متعلق کچھ عرصہ تک مجھے بڑی غلطی لگی رہی دو رکعت کے بعد قعدہ تک کو میں ایک رکعت سمجھتا تھا۔ اس لحاظ سے چار رکعت کی بجائے میں آٹھ رکعت پڑھتا تھا گویا میری ہر نماز دگنی ہوتی تھی۔ چونکہ زبان میں روانی نہ تھی۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ عشاء کی نماز میں مجھے گھنٹہ بھر لگ جاتا تھا۔ پانچ نمازوں میں تقریباً تین چار گھنٹے صرف ہو جاتے تھے۔ گرمیوں کے دن تھے میں پسینہ سے شرابور ہو جاتا تھا۔ تین چار ماہ مجھے ایسی ہی غلطی لگی رہی۔ غرض ایک عرصہ تک میں اپنے مقصد کے لئے اسی طرح دعائیں کرتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سُن لیں

آخر میرے رب نے میری دعا سُنی اور اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ والّذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا میری دستگیری فرمائی اور اس صفائی سے میرے مقاصد پورے کئے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

(باقی)

"ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا ومن یّتّق اللہ یجعل لہٗ مخرجًا وّ یرزقہ من حیث لا یحتسب (س ۲۸) جو شخص خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

شہاب ثاقب

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ایس۔سی۔ ربوہ)

رات کے وقت ہم میں سے اکثر نے دیکھا ہوگا۔ کہ کبھی کبھی ایک چنگاری سی آسمان پر نظر آتی ہے جو ایک طرف سے دوسری طرف چلی جاتی ہے اور ایک لحظہ بعد غائب ہو جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ کہہ دیتے ہیں "وہ دیکھو تارہ ٹوٹا" یہ بیان حقیقت سے کوسوں دور ہوتا ہے اور سائنسی نقطۂ نگاہ سے بالکل غلط ہے۔ یہ چنگاری قطعاً کسی تارے کے ٹوٹنے سے پیدا نہیں ہوتی لیکن کثرت استعمال کے باعث یہ چیز اب جزوِ زبان ہو گئی ہے اور ہم اس قسم کے نظارے کو تاروں کے ٹوٹنے سے ہی تعبیر کرتے ہیں۔

ماہرین فلکیات کا بیان ہے کہ نظام شمسی کے مختلف سیاروں کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد کچھ بچا کھچا مادہ رہ گیا ہے جو دوسرے اجسام کی طرح سورج کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ یہ مادہ مختلف جسامت کے ذرات اور ٹکڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان میں سے بیشتر ریت کے ذروں یا چنے کے دانوں کے برابر ہیں لیکن بعض بہت بڑے بھی ہیں جن کا وزن کئی من بلکہ کئی ٹن ہوتا ہے۔ جب ان میں سے بعض ذرے کرۂ ہوا میں تیزی سے داخل ہوتے ہیں تو رگڑ کے باعث وہ بھڑک اٹھتے ہیں اور پھر جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں کوئی دس کروڑ تارے ٹوٹتے ہیں۔ لیکن ایک رات میں ہم صرف چند تارے ہی ٹوٹتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاروں کے ٹوٹنے کا عمل صرف پچاس ساٹھ میل کی بلندی پر ہوتا ہے۔ اس قدر کم بلندی پر آسمان کا صرف ایک حصہ ہی نگاہ کے سامنے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی شہاب اس قدر مدھم ہوتے ہیں کہ وہ پوری طرح نظر نہیں آتے۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں شہاب کی تعداد پہلے حصہ کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کو وہی دیکھ سکتے ہیں جو خاص اس مقصد کے لئے شب بیداری کریں۔

جو ذرات بڑے ہوتے ہیں ان کا بھی یہی حشر ہوتا ہے وہ بھی ہوا کی رگڑ سے جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ہماری ہوا ایک محفوظ چھت کا کام دیتی ہے جو چھوٹے بڑے بے شمار سنگریزوں کی یورش سے ہمیں بچائے رکھتی ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ سنگریزے جو شہاب بن کر چمکتے ہیں بیشتر ریت کے ذروں یا چنے کے دانوں کے برابر ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی بڑا شہاب جو وزن میں کئی سیر یا کئی من ہوتا ہے ہمارے کرۂ ہوائی میں داخل ہو کر بھڑک اٹھتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا آتشین گولہ ایک طرف سے دوسری طرف چلا جا رہا ہے۔ بسا اوقات وہ پوری طرح جل کر راکھ ہونے سے قبل زمین کی سطح تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں دھماکے کے ساتھ دھنس کر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ایسا نظارہ بہت شاذ ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ لیکن جب نظر آتا ہے تو عجیب ہیبت طاری کر دیتا ہے۔ غیر معمولی روشنی کے ساتھ گڑگڑاہٹ بھی سنائی دیتی ہے اور دلوں پر لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے۔ درحقیقت قدرت کے ان عجائبات کو دیکھکر انسان کا عجز اور اس کی بے بسی ظاہر ہوتی ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کو دیکھکر کانپ اٹھتے ہیں۔

۱۹۰۸ء کی بات ہے کہ سردیوں کے موسم میں ایک دن صبح کے وقت روس کے علاقہ سائبیریا میں ایک بڑا اور نہایت روشن گولہ شمال سے جنوب کی طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ گولہ نیچا ہوتا گیا یہاں تک کہ جنوبی پہاڑیوں سے جا ٹکرایا۔ اس کے ٹکرانے میں میلوں تک درخت جھلس گئے اور جنگل میں سے ایک دھوئیں کا ستون سا اٹھا جو قریباً ۲۰ میل کی بلندی تک چلا گیا اور لمبے عرصہ تک قائم رہا۔ بعد میں جب اس مقام کی تحقیقات کی گئی جہاں وہ گولہ ٹکرایا تھا تو معلوم ہوا کہ قریباً ایک مربع میل جگہ میں سو سے زائد ایسے سوراخ پڑ گئے ہیں جن میں سے بعض تیس تیس چالیس چالیس فٹ گہرے اور پچھتر فٹ چوڑے ہیں۔

جو گولہ سائبیریا کے پہاڑوں سے ٹکرایا وہ ایک چھوٹا سا سیارہ (سیارچہ) تھا جس کا قطر قریباً تیس فٹ اور وزن اٹھائیس ہزار من کے لگ بھگ ہوگا۔ یوں تو بظاہر یہ گولہ بہت بڑا معلوم ہوتا ہے لیکن اس گولے کے مقابلہ میں جو امریکہ میں صحرائے ایریزونا کے مقام پر آج سے شاید کئی ہزار سال پہلے گرا تھا بالکل ذرا سا سنگریزہ معلوم ہوتا ہے۔ جب یہ عظیم شہاب زمین پر گرا تو اس تصادم کے باعث قریباً ایک میل چوڑا اور پانچ سو ستر فٹ گہرا گڑھا پیدا ہو گیا۔ اس گڑھے کو ایریزونا کا شہابی دہانہ کہتے ہیں۔ ۵۷۰ فٹ اس گڑھے کی موجودہ گہرائی ہے۔ تصادم کے وقت غالباً یہ گہرائی ہزار فٹ سے بھی زیادہ ہوگی لیکن اب یہ ارضی اور موسمی تغیرات کے باعث بہت کچھ بھر گیا ہے۔ اس شہاب کے ٹکرانے سے جو دھماکا ہوا ہوگا اس کے بارے میں اندازہ ہے کہ وہ ساڑھے پانچ میگاٹن بم کے برابر ہوگا۔ اگر اس کو منوں میں ظاہر کیا جائے تو یہ پندرہ کروڑ چالیس لاکھ من کے برابر ہوا۔

خیال ہے کہ اس گولے میں لوہا کافی مقدار میں موجود تھا۔ اس لوہے کا کچھ حصہ ہزار ڈیڑھ ہزار فٹ کی گہرائی تک زمین میں دھنس گیا اور کچھ تصادم سے پیدا ہونے والی حرارت کے باعث دخان بن کر اڑ گیا۔ جب یہ دخان ٹھنڈا ہوا تو ایک بڑے علاقے پر لوہے کی بارش کی شکل میں زمین پر واپس آگرا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بڑے مقناطیس کو رسوں سے باندھ کر اس علاقہ میں زمین پر گھسیٹا گیا تو لوہے کی بوندیں سی اسکے گرد جمع ہو گئیں۔ اور یہ لوہے کے قطرے اب عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔

اس قسم کے کئی شہاب مختلف وقتوں میں زمین پر گرے ہیں اور ان کے گرنے کی علامات دنیا کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ وسطی آسٹریلیا میں ہینبری کے قریب تیرہ ایسے گڑھے یا دہانے ہیں جو نصف میل کے رقبہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ روس میں رڈسیل کے مقام پر بھی ہیں اور صحرائے عرب میں وبرن کے مقام پر ایسے گڑھے موجود ہیں۔

ان شہابی گڑھوں کی تعداد جو اب تک دریافت ہو چکے ہیں اس اندازے سے بہت کم ہے جو سائنسدانوں نے قائم کئے ہیں۔ اس میں کیا شبہ ہے کہ بڑے بڑے شہاب کی تعداد جو زمین پر گر چکے ہیں اس سے کہیں زیادہ ہوگی جتنی کہ اب ہمیں سوراخوں اور گڑھوں سے معلوم ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ اس قسم کے دہانوں کے کنارے زمین اور موسمی تغیرات کے باعث تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ کونسا گڑھا شہاب کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اور کونسا دوسرے اسباب کی وجہ سے۔ ان کی شناخت میں جو مشکلات ہیں وہ تو ظاہر ہی ہیں تاہم سائنسدانوں نے گہرے مطالعہ اور مشاہدہ کے بعد یہ معلوم کیا ہے کہ جب کوئی شہاب پہاڑی جگہ سے ٹکراتا ہے تو اردگرد کے حصے پس جاتے ہیں اور مقام تصادم کے قرب و جوار میں چھوٹے بڑے مخروطی شکل کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ مطالعہ بہت مفید ثابت ہوا ہے اور اس سے ان نئے مقامات کی نشاندھی ہوتی ہے جہاں کسی زمانہ میں شہاب آکر ٹکرائے تھے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اکا دکا چنگاریوں کی بجائے مسلسل اور پیہم تارے ٹوٹتے رہتے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے حیرت کا موجب ہوتے ہیں۔ ان کے ٹوٹنے کا عمل کئی کئی گھنٹے بلکہ ساری ساری رات جاری رہتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کوئی جشن منایا جا رہا ہے۔ اس قسم کا نظارہ بھی بہت شاذ ہوتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس کے ظہور کے ساتھ انقلاب کے تار الجھے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ عظیم روحانی یا جسمانی تغیرات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ صحف مقدسہ کے مطالعہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت بھی کثرت سے شہاب ٹوٹے تھے اور عوام الناس میں اس کی وجہ سے ایک ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں رمی شہب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب جاننا چاہیئے کہ عرب کے لوگ بوجہ ان خیالات کے جو کاہنوں کے ذریعہ سے ان میں پھیل گئے تھے نہایت شدید اعتقاد سے ان باتوں کو مانتے تھے کہ جس وقت کثرت سے ستارے یعنی شہب گرتے ہیں تو کوئی بڑا عظیم الشان انسان پیدا ہوتا ہے خاص کر ان کے کاہن جو اردگرد خبیثہ سے کچھ تعلق پیدا کر لیتے تھے اور اخبار غیبیہ بتلایا کرتے تھے ان کا تو گویا پختہ اور یقینی عقیدہ تھا کہ کثرت شہب یعنی تاروں کا معمولی اندازہ سے بہت زیادہ ٹوٹنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی نبی دنیا میں پیدا ہونے والا ہے اور ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حد سے زیادہ سقوط شہب ہوا جیسا کہ سورہ الجن میں خدا تعالیٰ نے اس واقعہ کی شہادت دی ہے اور حکایتاً عن الجنات فرمایا ہے:۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا

.... الخ ....

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جب کثرت سے شہب گرے تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگوں میں تہلکہ پڑ گیا ہے تب ایک نے ان میں سے کہا کہ ستاروں کی قرارگاہوں کو دیکھو اگر وہ اپنے محل اور موقعہ سے ٹل گئے ہیں تو آسمان کے لوگوں پر تباہی آئی ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ظاہر ہوا ہے ابن ابی کبشہ کی وجہ سے ہے (وہ لوگ شرارت کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے)

غرض عرب کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات جمی ہوئی تھی کہ جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے یا کوئی اور عظیم الشان آدمی پیدا ہوتا ہے تو کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ حاشیہ)

(باقی)

بقا کی خواہش اور اس کی تکمیل کا ذریعہ

آئندہ آنے والی نسلوں میں اپنے نام کو اچھے رنگ میں قائم رکھنے کے لئے انسان مختلف طریقے اختیار کرتا ہے مثلاً بعض کنوئیں کھدوا دیتے ہیں۔ بعض یتیم خانے وغیرہ بنوا دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے زمانہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ تحریک جدید کا جو نظام جاری کیا گیا ہے۔ اس میں شمولیت سے بقا کی خواہش بہترین رنگ میں پوری ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ایک موقعہ پہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو خدمت دین کے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں۔ ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"

اللہ تعالےٰ جملہ وعدہ کنندگان تحریک جدید کو ۳۱ ر اکتوبر سے پہلے پہلے ایفاءِ عہد کی توفیق عطا فرمائے تا وہ حضور ایدہ اللہ کی مذکورہ بالا خوشخبری کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۴ راکتوبر کو مکرم محمد عبد اللہ صاحب آف غلہ منڈی ربوہ کی بیٹی زبیدہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں متعدد احباب شامل ہوئے۔ مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم سے اس تقریب کا آغاز کیا۔ جس کے بعد محترم حاجی محمد فاضل صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کا نکاح ملک اظہر احمد صاحب ابن ملک بہادر خانصاحب مرحوم آف خوشاب حال سرگودہا کے ساتھ طے پایا ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ایڈریس کی ضرورت

۱۔ حکیم غوث محمد صاحب (وصیت ۱۳۵۰۸) ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم گوجر پیشہ طبابت نے چک ۲۷۵ ر ب کرتارپور ضلع لائل پور سے وصیت کی تھی۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

۲۔ منظور احمد صاحب ولد قریشی محمد حسین صاحب (وصیت ۱۳۴۳۲) قوم قریشی۔ پیدائشی احمدی نے موضع گھوڑیالہ ڈاکخانہ بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ وہ اس وقت لاپتہ ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ یا موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

■ ملک عبد اللطیف صاحب سنکوہی لاہور میں ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ■ اشفاق حسین صاحب مالیر کراچی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ■ چوہدری اللہ رکھا صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ ■ خورشید احمد صاحب رشید پور تحصیل شکرگڑھ کی لڑکی نعیم اختر بیمار ہے۔ ■ استانی امتہ اللہ بیگم صاحبہ والدہ ماسٹر مسعود احمد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے ■ رشید احمد صاحب قریشی رحیم یار خاں کے دو بھائی بغرض اپریشن ہسپتال میں داخل ہیں۔ ■ خلیل الدین احمد خانصاحب ہیڈ مولوی نیامی ہائی سکول ضلع کٹک اڑیسہ (بھارت) کا نومولود بچہ بیمار ہے نیز ان کے ایک اور عزیز بھی بیمار چلے آتے ہیں ■ محمد احمد صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کو ایک خاص مشکل درپیش ہے ■ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد اسماعیل صاحب کو چوری ہو جانے کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ■ عبد الحمید صاحب ابن حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ کی والدہ صاحبہ محترمہ کا کا ئینکل کا اپریشن ہو چکا ہے صحت بہت کمزور ہے۔ ■ مکرم چوہدری عبد الرحمن صاحب بی اے بی ٹی سیکنڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ وظائف گورنمنٹ کیڈٹ کالج کوہاٹ:۔

۵۳ وظائف برائے طلبہ لورڈل گورنمنٹ کیڈٹ کالج کوہاٹ۔ مالیت وظائف ۵۰٪، ۱۰۰٪ (۱۲۰۰/-، ۹۰۰/-، ۶۰۰/- سالانہ بنا بر مالی حالت والد یا سرپرست۔ ۵۰۰/- ماہوار سے کم آمد کی صورت میں وظیفہ ۱۲۰۰/- تا ۱۵۰۰/- سالانہ۔ ۵۰۱/- تا ۸۰۰/- ماہوار آمد کی صورت میں وظائف ۹۰۰/- تا ۱۲۰۰/- سالانہ۔ مراکز تحریری امتحان۔ کوہاٹ۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ڈیرہ غازی خاں۔ انٹرویو و میڈیکل بورڈ جنوری ۱۹۶۵ء میں۔ شرائط:۔ ۶۵-۱-۱ کو ساتویں جماعت پاس شدہ ہو۔ عمر برائے داخلہ ہشتم کلاس ۱۲ تا ۱۴۔ درخواستیں ۶۴-۱۱-۲۰ تک بنام پرنسپل۔ پراسپکٹس و فارم درخواست ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بھیج کر۔

(پ۔ ٹ ۶۴-۱۰-۲۸)

۲۔ کلرک کلاس لو۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے:۔

اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ ہیڈکوارٹرس آفس لاہور۔ اسامیاں ۸۶۔ تنخواہ ۱۲۵۔ ۵۔ ۱۵۵۔ ۷۔ ۲۲۵۔ تحریری امتحان و انٹرویو۔ لاہور۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ کراچی۔ سکھر و کوئٹہ میں۔ مضامین:۔ (۱) سادہ حساب۔ (۲) خوشخطی۔ (۳) انگریزی پرسی۔ ڈرافٹنگ۔ مضمون نویسی اور خط۔ (۴) جنرل نالج۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ عمر ۶۴-۱۱-۱۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ بصورت نان گریجوایٹ۔ اور ۳۰ تک بصورت گریجوایٹ۔ درخواست مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں بشمول مصدقہ نقول سندات و سرٹیفکیٹ سکونت مصدقہ۔ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ۶۴-۱۱-۱۵ تک بنام فائیننشل ایڈوائزر اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر ہیڈکوارٹرس آفس پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ لاہور

(پ۔ ٹ ۶۴-۱۰-۲۸)

۳۔ ٹکنالوجیکل امتحانات ۱۹۶۵ء:۔

سٹی اینڈ گلڈس آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ۔ لاہور سینٹر میں امتحانات مئی۔ جون ۱۹۶۵ء میں۔ فارم ہائے درخواست و سلیبس برائے مختلف امتحانات ڈائرکٹر آف انڈسٹریز اینڈ کامرس (انڈسٹریل ٹریننگ ونگ) پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور سے حاصل ہوں۔ درخواستیں اور فیس داخلہ بحساب ۳۰/- روپے فی پرچہ نیز زائد فیس ۷/- روپے ہر امیدوار سے ۶۵-۱-۵ تک۔ مگر لیٹ فیس کے ساتھ ۶۵-۱-۱۰ تک۔ مشین شاپ انجنیئرنگ فائینل گریڈ امتحان کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۶۴-۱۱-۱۵

(پ۔ ٹ ۶۴-۱۰-۲۷)

۴۔ بوائے فائرمین گریڈ سوم پی ڈبلیو ریلوے:۔

اسامیاں ۶۰۔ عرصہ ٹریننگ سہ سال وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۰۰/- ماہوار تنخواہ فائرمین ۱۱۰۔ ۵۔ ۱۴۰۔ شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ قد ۵'-۵"۔ چھاتی پھیلاؤ ۳۴½"۔ وزن ۱۱۵ پونڈ۔ عمر ۶۴-۱۱-۱۵ کو ۱۶ تا ۲۰۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۶۴-۱۱-۱۵ تک بنام وائس چیئرمین (پرسانل) پی ڈبلیو آر۔ ہیڈکوارٹرس آفس۔ ایمپرس روڈ لاہور۔ فارم قیمتی ایک روپیہ کسی بڑے ریلوے سٹیشن سے لیں۔

(پ۔ ٹ ۶۴-۱۰-۲۷)

(ناظر تعلیم)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے پی ڈبلیو آر کی نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر ۱۰ ر نومبر ۱۹۶۴ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	معیاد کام
۱	رائے ونڈ کی ٹرک سپلائی ڈپو میں کنٹین کی تعمیر جو LHR-M67 سیکشن مطابق ڈویژن پلان نمبر LHR/۶۳-RND/۶۱-۵ اور HQE پلان نمبر ۲۷۰۹۶ (تخمینہ نمبر ۱۱۸ بابت ۶۴-۱۹۶۳ء)	روپے ۱۵۵۰۰/-	روپے ۳۰۰/-	تین ماہ

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں اجرائے ٹنڈر کیلئے ۶۴-۱۱-۹ سے قبل اپنے تعارفی کاغذات پیش کرنا ہونگے۔ مکمل شرائط و کوائف ڈویژنل آفس کے ٹنڈرکس اکاؤنٹ سے بلاقیمت حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ لاہور

اکسیر اولادِ نرینہ | اولادِ نرینہ کے لئے مجرب دوا | قیمت مکمل کورس پندرہ ۱۵/ روپے | ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ۔)

مثل ۱۷۴۹۴

میں خورشید بیگم زوجہ اعظم بیگ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نارووال ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھے جو میں وصول کر چکی ہوں (۲) زیور میرا کوئی نہیں تھا میرا خاوند غیر احمدی ہے (۳) وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمائی جائے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو میرے بیٹے کی طرف سے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ خورشید بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد۔ مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔

مثل ۱۷۴۹۵ میں کنور ادریس ولد چوہدری عزیز احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بارہ صد (-/۱۲۰۰) روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری وصیت آج سے شمار کی جائے۔ العبد کنور ادریس پولیٹیکل ایجنٹ مہمند پشاور گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا حال پشاور۔

مثل ۱۷۴۹۶

میں بسم اللہ بیگ منصور ولد اعظم بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۴۱۳ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری وصیت ۹/۶۴ سے شمار کی جائے۔ العبد بسم اللہ بیگ منصور۔ آڈیٹر لوکل آڈٹ آفس (آر می) پشاور کینٹ۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ پشاور مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد محمد سلیم خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور

مثل ۱۷۴۹۷

میں عذرا بیگم زوجہ شیخ محمد اکرم صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) بارہ چوڑیاں طلائی (۲) کانٹے طلائی (۳) انگوٹھی طلائی۔ (۴) گانی طلائی۔ (۵) تین مندریاں طلائی (۶) مگھر طلائی کل وزن سولہ تولے اور مالیت دو ہزار روپیہ (۷) مہر بذمہ خاوند تین صد روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس یعنی مبلغ ۲۳ سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ عذرا بیگم بقلم خود گواہ شد فضل الدین سگوی غلام محمد آباد لائلپور۔ گواہ شد شیخ محمد اکرم خاوند موصیہ احمدیہ مسجد گول منی محلہ لائلپور۔ نوٹ:۔ میں اپنی بیوی عذرا بیگم کے مہر تین صد روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد محمد اکرم خاوند موصیہ۔

مثل ۱۷۴۹۸

میں عبد الباری ولد چوہدری غلام محمد قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۲/۶۳/۲ ساکن چک ۱۲۱/۱۲ ڈاک خانہ کمالیہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۴/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ دوران تعلیم گارڈین کی طرف سے جو بھی مجھے جیب خرچ وغیرہ کی صورت میں ملتا رہے گا اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور جو بھی اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ دس روپے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں نیز مئی ۱۹۶۴ء سے میں حصہ آمد ادا کرنا شروع کر دوں گا۔ العبد عبد الباری بقلم خود گواہ شد فضل قادر ولد غلام محمد چک ۱۲۱/۱۲ گ ب ڈاک خانہ کمالیہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد سلیمان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کمالیہ مکان ۲۴۷/۸ محلہ جامعہ مسجد کمالیہ۔

مثل ۱۷۴۹۹

میں شیخ محمد اکرم ولد شیخ محمد یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں (۲) میرا پیشہ تجارت ہے میری ماہوار آمدنی کا اندازہ اس وقت مبلغ -/۱۵۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ چندہ حصہ آمد آج کی تاریخ سے گواہ شد فضل الدین سگوی غلام محمد آباد لائلپور گواہ شد خالد محمود احمد معرفت راجہ ناصر احمد صاحب B/۲۰۷ پیپلز کالونی۔

مثل ۱۷۵۰۰

میں رابعہ بیگم زوجہ میاں غلام احمد قوم سیلم پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نہری کوارٹرز لائلپور ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶۴/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر -/۵۰۰ روپے صرف ادائیگی باقی ہے کانٹے دو عدد ۱½ تولہ (۲) مندری دو عدد ۸ ماشہ کل قیمت -/۲۵۰ روپے میزان کل -/۷۵۰ روپے صرف۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ رابعہ بیگم بقلم خود گواہ شد عطا حسین شاہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ لائلپور۔ گواہ شد مشتاق احمد ہاشمی قائد خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور۔

مثل ۱۷۵۰۱

میں مرزا عبد الحق ولد دفعدار محمد عبد اللہ درویش مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جستیج پور ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶۴/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے نصف کنال زمین سفید واقعہ دار الرحمت ربوہ قیمتی -/۲۰۰ روپے ½ کنال زمین سفید واقعہ دار الیمن ربوہ قیمتی -/۲۰۰ روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۱۲۳ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد مرزا عبد الحق مولوی فاضل نیج پور ضلع گجرات حال ۴۰۹/۱۲-۶ جی اسلام آباد۔ گواہ شد محمد ظفر اللہ شاہ کوارٹر نمبر ۴۹۷/۱۳-۶ جی اسلام آباد گواہ شد فضل الرحمن سیکرٹری مال اسلام آباد

مثل ۱۷۵۰۲

میں میجر ملک اعجاز ربانی ولد ملک عطاء اللہ قوم ملک کشمیری پیشہ سرکاری ملازمت عمر ½۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گجرات ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہانہ آمد انکم ٹیکس منہا کر کے -/۱۳۲۸ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہو گی۔

العبد میجر ملک اعجاز ربانی ۸/۶۴/۲۷

گواہ شد محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ وصیت نمبر ۱۵۲۶۶ گجرات

گواہ شد:۔ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ گجرات۔

ترسیل زر

اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

انگریسنا
ایک حیرت انگیز دوا

جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

- یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔
- نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد۔ نفخ۔ قبض تبخیر معدہ اور باؤ گولہ کو دور کرتی ہیں
- ریحی عصبی عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔
- سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں
- موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے بوڑھوں کے لئے تو نعمت خداوندی ہے۔

قیمت دو روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ گول بازار۔ ربوہ

تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵

یہ امر باعثِ طمانیت ہے کہ مغربی پاکستان میں اپنی قومی زبان کے متعلق بیداری پیدا ہو رہی ہے

اگر ہم نے جلد از جلد اپنی زبان کو اولیت نہ دی تو ہم علمی اور ثقافتی ترقی نہیں کر سکتے

تعلیم الاسلام کالج کی پہلی اردو کانفرنس کے نام ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی کا پیغام

ربوہ ـــــ تعلیم الاسلام کالج کی پہلی اردو کانفرنس منعقدہ ۱۸ اکتوبر کے نام جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی نے پیغام ارسال کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ ہمیں جلد از جلد اردو کو اولیت دینا چاہیئے اور اگر ہم نے جلد از جلد اپنی زبان کو اولیت نہ دی اور اسے تعلیم، تحریر اور تقریر کا ذریعہ نہ بنایا تو ہم کسی قسم کی علمی یا ثقافتی ترقی کر سکتے ہیں اور نہ دنیا کی سرفراز اقوام میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ترقی تو درکنار ہمارا احساس کمتری اور گہرا ہوتا جائے گا اور ہم نہ اپنی ثقافت کو بچا سکیں گے اور نہ اپنی دینی روایات کو برقرار رکھ سکیں گے ـــــ محترم ڈاکٹر صاحب کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"اردو کانفرنس میں شرکت کی دعوت کا شکریہ۔ میں مشاغل کی کثرت کے باعث شرکت سے معذور ہوں امید ہے کہ آپ معاف فرمائیں گے۔ میرے لئے یہ امر باعث طمانیت ہے کہ مغربی پاکستان میں اپنی قومی زبان کی طرف سے بیداری پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ آپ کی کانفرنس بھی اسی بیداری کی ایک علامت ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر ہم نے جلد از جلد اپنی زبان کو اولیت نہ دی اور اسے تعلیم، تحریر اور تقریر کا ذریعہ نہ بنایا تو نہ ہم کسی قسم کی علمی یا ثقافتی ترقی کر سکتے ہیں اور نہ دنیا کی سرفراز اقوام میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ترقی تو درکنار ہمارا احساس کمتری اور گہرا ہوتا جائے گا اور ہم نہ اپنی ثقافت کو بچا سکیں گے نہ اپنی دینی روایات کو برقرار رکھ سکیں گے۔

میری دلی تمنا ہے کہ آپ کی کانفرنس کامیاب ہو اور اردو کی مشعل کو کسی قدر اور بلند کر سکے۔" (مخلص اشتیاق حسین قریشی)

پروگرام دورہ انسپکٹران وقف جدید

نومبر ۱۹۶۴ء میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق انسپکٹران وقف جدید بیشتر کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ تمام عہدیداران سے درخواست ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور چندہ جات کی وصولی کے لئے خاص کوشش فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

صوفی خدا بخش صاحب:۔ لائل پور۔ لاہور اور قصور

سید محمد محسن شاہ صاحب:۔ ملتان۔ بہاولپور حیدرآباد۔ کنری۔ محمد آباد۔

سید مبارک عبد المالک خان صاحب:۔ سرگودھا گجرات کھاریاں۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ

(ناظم مال وقف جدید)

سوڈان میں فوجی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

جمہوری نظام حکومت بحال کر دیا گیا

خرطوم ۳۰ اکتوبر۔ سوڈان میں چھ سال بعد صدر عبود کی فوجی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا فوج کے اعلیٰ حکام اور ملک کی سیاسی جماعتوں کے متحدہ محاذ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں ۱۹۵۶ء کا جمہوری آئین بحال کر دیا جائے۔ اور پارلیمانی طرز کی حکومت قائم کر دی جائے۔ سوڈان میں گزشتہ ایک ہفتے سے خونریز مظاہرے ہو رہے تھے۔ اس وقت سوڈان ساری دنیا سے کٹا ہوا ہے اور صدر عبود کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں

اطلاعات کے مطابق عبوری قومی حکومت کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ اور سوڈانی عوام کو ریڈیو نشریات کے ذریعہ صورت حال سے باخبر رکھا جائے گا۔

پرانے سیاستدان اب پورے ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں

ڈھاکہ میں صدر ایوب کی تقریر

ڈھاکہ ۳۰ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خان نے مشرقی پاکستان کے عوام سے کہا ہے کہ وہی انتشار پسند لوگ جنہوں نے پہلے مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر تباہ کر دیا تھا۔ اب پورے پاکستان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی مقصد کے لئے انہوں نے دوبارہ گٹھ جوڑ بنایا ہے صدر نے توقع ظاہر کی کہ مشرقی پاکستان کے محب وطن عوام ان انتشار پسندوں کے منصوبوں کو ناکام بنا دیں گے۔

صدر ایوب نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کے جذبہ حریت پسندی کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں مسلم قومیت کے استحکام اور فروغ کے لئے مشرقی پاکستان کے لوگوں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی اس روایت کو برقرار رکھیں گے۔ آج ہم مسلم قومیت کے مرکز کو مضبوط کرنے اور پاکستان کے استحکام کی جس عظیم جدوجہد سے دوچار ہیں مشرقی پاکستان کے عوام اس میں بھی اپنا تاریخی کردار انجام دیں گے

پولنگ کے اوقات میں اضافہ

راولپنڈی ۳۰ اکتوبر۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جی معین الدین نے آج پولنگ کے اوقات بڑھانے کا اعلان کیا جس کے مطابق پولنگ صبح آٹھ بجے سے شام کے تین بجے تک ہوگا اور درمیان میں کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔

حکومت آئندہ فصل پر چار لاکھ ٹن چاول خریدے گی۔

حکومت مغربی پاکستان نے چاول کی سرکاری ذخیرہ اندوزی کی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے جس کے تحت ۶۴ء ۶۵ء کی فصل میں سے مختلف اقسام کا سوا چار لاکھ ٹن چاول خریدا جائے گا اس میں چھبیس ہزار ٹن باسمتی چاول بھی شامل ہوگا نئی پالیسی کے تحت چاول کے منظور شدہ بیوپاریوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ حکومت کو جتنا چاول دیں گے اس کے ۲۰ فیصد کے مساوی مقدار کھلے بازار میں فروخت کر سکیں گے اور راشن ڈپوؤں پر باسمتی چاول کی فروخت بھی جاری رہے گی۔

مودودی صاحب کی تحریروں اور نظریات میں شدید تضاد پایا جاتا ہے

(مبین)

مغربی پاکستان کے وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی پر نکتہ چینی کی ہے کہ ان کی تحریروں اور بیانات میں شدید تضاد پایا جاتا ہے۔ وہ بعض اہم موضوعات کے بارے میں کچھ عرصہ قبل جو بات کہتے ہیں بعد میں اس کے بالکل متضاد نظریہ پیش کرتے ہیں اور یہ ان کا وطیرہ کئی سال سے چلا آ رہا ہے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ ایک سیدھا سادہ مسلمان الجھن اور تذبذب میں پڑ جاتا ہے

انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ممکن ہے کہ مولانا اس بنیاد پر متضاد باتیں کرتے ہوں کہ لوگوں کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور وہ جو متضاد بیان دے رہے ہیں ان کے قارئین اس پر توجہ نہیں دیں گے۔ وزیر قانون نے کہا کہ مولانا کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ لوگ ان کی باتوں پر غور کرتے ہیں اور یہ بات محسوس کرتے ہیں کہ مولانا متضاد باتیں پیش کرتے رہتے ہیں جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شخص جماعت اسلامی سے اپنی علیحدگی کا اعلان کرتا رہتا ہے اور وہ جماعتی لیڈروں پر سیاسی منافقت کا الزام لگاتے ہیں۔

مسٹر میمن نے کہا مولانا میں یہ جو تضادات پائے جاتے ہیں بالکل واضح ہیں لیکن انہوں نے حال ہی میں محترمہ فاطمہ جناح کی صدارتی امیدوار کی حیثیت سے حمایت کا اعلان کر کے سابقہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں انہوں نے اس حمایت کو سیاسی موقع پرستی تسلیم کرنے کی بجائے اس کے حق میں مذہبی دلائل دینے شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ اس موضوع پر ان کے سابقہ بیانات ان کے موجودہ موقف کو واضح طور پر جھٹلاتے ہیں۔ مولانا کے بیان کردہ نظریات میں یہ تضاد ان مسلمانوں کے فہم کی توہین ہے جو ان کے الفاظ پر یقین رکھتے ہیں۔

عازمین حج کی درخواستوں کی قرعہ اندازی

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ سرکاری اعلان کے مطابق مشرقی و مغربی پاکستان میں ضلعی اور ڈویژنل صدر مقامات پر ۱۲ اور ۱۵ نومبر کو عازمین حج کی درخواستوں کی قرعہ اندازی ہوگی۔ ڈویژنل کمشنر کامیاب امیدواروں کے لئے ان کی درخواستوں کے مطابق ہوائی سفر اور اول و دوم درجہ کے بحری سفر کے لئے درجہ بندی کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴